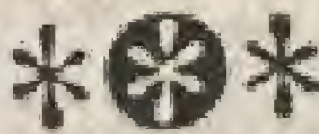


لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

حج فقیر بر آستانہ پیر

از تصنیفات

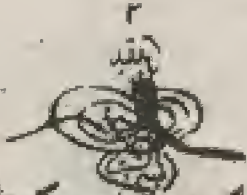
جناب قبیلہ و کعبہ خواجہ عالم حضرت پیر نور محمد صاحب نقشبندی مجددی
فنا فی الرسول خلف الرشید و سجادہ نشین، سلطان العاشقین، برہان الاولیاء
واقف رموزِ جلیہ و خفیہ، کاشف غوامضِ شقیہ و علیہ پیر مشکل کشا، مظہر دعوت
لیفعل اللہ ما یشاء، شیخ المشائخ حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ فنا فی الرسول
رضی اللہ تعالیٰ عنہ، متوطن قلعہ شریف ضلع شیخوپورہ، مدفناً ۲ عثمان گنج - لاہور



باہتمام

تنظیم غلام مرتضیٰ عثمان گنج، لاہور

بارسوم تعداد ایک ہزار : عثمان گنج، لاہور



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ
الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ أَجْمَعِينَ ۝

حضرات! سلسلہ عالیہ مرتضائیہ کے متعلق بعض معاندین ہمیشہ کچھ
اعتراضات کرتے رہتے ہیں، جن کی بناءً بعض حدیث بغض اور کینہ پر ہے جن کے
جواب ہمارے سلسلہ کے علماء نے کئی مرتبہ تحریراً و تقریراً دیے جو سلسلہ کی مختلف
کتب کے حواشی پر مرقوم ہیں، لیکن چونکہ وہ مختصر اور فارسی زبان میں ہیں، اس
لیے بعض احباب نے اس پر پھیلان کو اس خدمت پر مامور کیا کہ ان کو عام فہم
اردو زبان میں لکھ کر شائع کیا جائے، تاکہ ہر کم علم اور خواندہ بھی باسانی پڑھ کر
اطمینان قلب حاصل کر سکے۔ بشرط انصاف ان چند اوراق کا مطالعہ تسلی بخش
ثابت ہوگا، لیکن ضدی معاند جس کا کام صرف اعتراض کرنا اور بہتان لگانا ہے
دفتروں سے بھی ہدایت نہیں پاسکتا، فافہم و بعدو حال کے متعلق کتاب تحقیق الوجد
میں ۱۵ سال ہوئے ہر اعتراض کا جواب اولہ شرعیہ سے لے کر اس کو نعمت علیہ
اور منتہی المنازل ثابت کیا گیا۔ بعض اعتراضات کا جواب بصورت رسالہ قدم بوسی
شائع کر کے حجت تمام کی گئی، ہماری اکثر کتابوں کے حواشی پر ہر اعتراض کا جواب
ہے، مگر معترض طائے عوام کو اعتراض کر کے بدظن کرتے ہیں، لیکن جواب نہیں
سناتے۔ اب یہ رسالہ انشاء اللہ عوام کے لیے بھی مفید ثابت ہوگا۔

ہر چند فضیلت و ثواب حج بیت اللہ شریف اگر بر غایت شرائط کیا جائے
بے حد حساب ہے اسی کعبہ ابراہیمی کے طواف سے جو کہ معتقلہ میں ہے۔ فریضہ
حج ادا ہوتا ہے، سوائے اس کے اگر کوئی کعبہ بنا کر فریضہ حج ادا کرے تو وہ کافر
مرتد ملعون جہنمی ہے۔

ناظرین! اس مختصر تمہید کے بعد اب ہم اعتراض نقل کرتے ہیں۔ اس کے

بعد از آن قاهرہ سے جواب دے کر اس کی حقیقت کا انکشاف کریں گے۔

سلسلہ میں خلیع راولپنڈی کے ایک عالم فاضل سید بزرگ (جو ہمارے
حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نقشبندی مجددی، فاضل الرسول کے
خاص غلاموں اور مخلص مریدوں سے تھے) نے آپ کی شان میں ایک قصیدہ
بربان پنجابی و فارسی لکھا، جس کا نام قصیدہ تاجیہ ہے۔ مصنف نے اس قصیدہ
کو عشق و مستی کی حالت میں از خود رفتگی سے لکھا ہے۔ قصیدہ کا ایک ایک
بیت مصنف کے فانی الشیخ ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ قصیدہ ملبورہ طبع اول
کے صفحہ آخر پر اس وقت کے نامور علماء کی تقاریر و تصدیقات بربان عربی
و فارسی مرقوم ہیں۔ قصیدہ کے طبع ہونے پر ایک مخالف مولوی نے اس کا
رد بھی لکھا، مگر قدرت الہی نے اس کو طبع کرانے کی توفیق نہ دی۔ مصنف کا
حشر یہ ہوا کہ وہ مرزا بن ہو کر مرا۔

رَأَى فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَخْشَى - الآية

اس کے بعد حضرت خواجہ فانی الرسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں
بڑے بڑے علماء اور مشائخ نے مدحیہ کلام لکھے، جن میں سے سی عمر فی رموز معرفت
مصنف قدوة السالکین، زبدة الغافقین حضرت حاجی مہر محمد صوبہ صاحب قلندر
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہے۔ یہ بھی پنجابی زبان میں پرتاثر کلام ہے۔ اب
ہم قصیدہ تاجیہ مبارک اور سی عمر فی شریف سے وہ ابیات نقل کرتے ہیں جن
کی بنا پر آج کل کے خشک ملائوں اور خود پسند زامدوں کو اعتراض ہے۔ اس
کے بعد اس اعتراض کا جواب ہوگا۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر بندہ پرورد منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

قصیدہ کا تاجیہ ص ۱۲ طبع چہارم

دوروں خلقت کئے جاندی حج کرندی فاطمہ زہرا میں اک دار جو اس قلعے و اکراں طون بزم مہم
کئی ہزار عجاں دادہ ملا اللہ صاحب نہیں، برکت اس قلعے کی رحمت ملتی ہستی و بحر علم

۳
 ۱۔ لایمہ دوران فصیح الزمان سعدی ثانی حضرت مولانا ضیاء الدین لہوری
 نقشبندی مرتضائی قدس اللہ سرہ سکر علاقہ کھڑیاں ضلع قصور نے اس قصیدہ بزرگ
 کا فارسی نظم میں ترجمہ کیا ہے جو موسوم بہ قصیدہ ضیائیہ ترجمہ قصیدہ نجیہ ہے
 آپ ہر بابیات مذکورہ کا ترجمہ قصیدہ ضیائیہ میں پر یوں ارقام فرماتے ہیں :-
 حاجیاں آنند بہر حج بیت اللہ شریف از ہزاراں میل در مکر زہر شوگامزن
 گر طواف این قلعة سازیم با عزم درست در جہانے حج یا ہم از خدائے ذوالجشن
 سی حرفی مذکور کے سب ذیل بیت پر سفر مبین کو اعتراض ہے :-
 دوستی رب دی لوڑ نہیں، قلعة والے دا پلڑا چھوڑ نہیں
 قلعة والے دے گرد طواف کر لے مکے جاوے دی کوئی لوڑ نہیں
 امیر قصور نگاہ دا نادانو، رب بخور نہیں، یہ حیر بخور نہیں
 فضل رب دا جے مطلوب بخورے، قلعة والے دلول کھ موڑ نہیں
 ہم عرض کر چکے ہیں کہ فریضہ حج ادا کرنے کے لیے وہی کعبہ ابراہیمی ہے
 جو اس کا منکر ہے، وہ کافر ہے۔ خود حضرت فخر محمد صوبہ صاحب قلندر روضۃ اللہ علیہ
 مصنف سی حرفی حاجی ہیں۔ آپ نے مکر مغر میں جا کر اسی کعبہ ابراہیمی کا طواف
 ۲۔ اس کا جواب سی حرفی رموز معرفت مفوضہ کے حاشیہ پر رقم ہے جس کا حاصل
 یہ ہے کہ نسبت امر بامور ہے جو اکثر آیات و احادیث سے ثابت ہے جیسے وَمَا رَمَيْتُ اِذْ
 رَمَيْتُ وَلَکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ اسی نسبت کو ملحوظ رکھ کر علامہ ریوسف بنہانی علیہ الرحمۃ
 جواہر البحار صفحہ ۱۵ پر ارقام فرماتے ہیں: وانما نبھو الخلیفۃ والخلیفۃ ہوا نائب خذالک
 ہو هذا وهذا۔ یعنی نائب خلیفہ ہے اور خلیفہ نائب ہے۔ وہ یہ ہے اور یہ وہ۔
 مجددیث کے امام لقاؤ مولوی اسحاق علی دہلوی صولۃ مستقیمہ میں بخاری شریف کی حدیث کنت
 سمعہ الذی یسمع بہ و یبصر الذی یبصر بہ و یدہ الذی یطیش بہا و جہ الذی یشہ
 بہا۔ یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی اپنے قبول بندے کے ساتھ تشریف فرماتے ہیں تو وہ اس کے کان بو
 جاتے ہیں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بوجھاتے ہیں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے

۵
 کر کے فریضہ حج ادا کیا۔ اگر آپ کا یہ عقیدہ تھا تو وہاں جانے کی کیا ضرورت تھی۔ اصل
 بات یہ ہے کہ قاعدہ حقیقت و مجاز مسلمہ ہے۔ میں اگر استاذ پیر کو مجازاً قبلہ و کعبہ کہہ
 رہا ہوں تو مضائقہ نہیں اور طواف قبور اویاء کا جواز بھی صوفیاء کرام نے لکھا ہے۔
 حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ انتخاب، فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۸
 میں بذکر کشف القبور فرماتے ہیں:

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ : ہمت بوجھاتے ہیں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں
 بوجھاتے ہیں جن سے وہ چلتا ہے (نقل کر کے فرماتے ہیں کہ) چوں از وادی مقدس نڈائے الہی
 (نا اللہ رب العالمین) ہم برزد اگر از نفس کا کہ اکثر ہر جودات و نوز حضرت ذات است آواز
 انی الحق برآمد عمل تعجب نیست۔ یعنی جب کہ رادی مقدس کی آگ سے نماز میں اللہ ہوں تمام
 جہانوں کا بھی۔ اگر نفس ہمارے سے کہ اکثر ہر جودات اور نوز حضرت ذات کا ہے آواز انی الحق کی
 آواز تو عمل تعجب نہیں ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کشف اشیا
 عشریہ ص ۱۸۱ قطع کمال میں اتحاد معلول کا رد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "مقصد ایشان (یعنی موفیہ)
 ازیں اتحاد یکے از دوسرے است، نہ اتحاد حقیقی۔ اول اشیاک و انضمام انانیت عین فرد یک تصور نورانی۔
 غلام یہ کہ موفیہ کا مقصد اللہ تعالیٰ کے ظہور نور کے مقابل بندہ کی انانیت کا مٹ جانا ہے نہ کچھ اور۔
 بندہ خدا نہیں ہو سکتا۔ بل بندہ خدا میں مٹ جاتا ہے۔ پس اسی نسبت کے بحال ہے حضرت
 مولانا روم قدس سرہ العزیز کی عبارت شریف میں اپنے پیر و مرشد حضرت شمس الدین تبریزی
 رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں :-

بہج من و مرید من، دہج من و دوست من، غاش جوگم این سخن، شمس من و خدائے من
 مشنوی شریف دفترہ میں فرماتے ہیں:

| | |
|--------------------------------|--------------------------------|
| چوں خدا بینی ز حق این خواہد را | گم کنی ہم سخن دہم دیباہ را |
| پیر حق را ز اقلی ہر کہ دورید | او فرید است فی الحقیقت نہ برید |
| چونکہ ذات پر را کردی قبول | ہم خدا در ذاتش آدم ہم قبول |
| خواب را چوں غیر گفتی از تصور | شرم داراے حول از شاو عنور |

بعد ہفت کثرت طواف کند و ان تجبر بخواند آغاز از راست بکند بعد طرف
پایاں رخساره نهد و نزدیک رُئے میت بنشیند یعنی اس کے بعد سات مرتبہ
قبر ولی کا طواف کرے اور اس میں تطہیر پڑھے اور دائیں طرف سے شروع کرے اور
بعد ان اوراد کے پائنتی کی طرف رخسار رکھے اور میت کے چہرہ کے نزدیک بیٹھے۔
فتاویٰ حجتہ میں ہے کہ ان کان القبر قبر صالح و یسکن ان یطوف حولہ
ثلاث مرات فعل ذالک۔ یعنی اگر قبر کسی صالح یعنی ولی اللہ کی ہو اور اس کا
طواف ممکن ہو تو تین بار طواف کرے مگر سلسلہ قالیہ رتضائیکہ کے کسی فرد نے کبھی
حضرت خواجہ خانی الرسول قدس سرہ العزیز کے دربار کا طواف نہیں کیا، حالانکہ طواف
عبادت نہیں۔ آیت: فَلْيَجْنَحْ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا سے مناسرہ کا طواف

مغور گزشتہ سے پرستہ :

نے غلط گفتہ کہ نائب یا منوب اگر خود پنداری تسبیح آئندہ خوب

دو گونہ و دو محال و دو مذاب بندہ را در خواجہ خود محدوداں

یعنی جب توحی تعالیٰ سے اپنے خواجہ کو جدا دیکھے تو اپنے مقصد اور دیباہ کو گم
کرے گا، جس نے ہر اور حق تعالیٰ کو احوال سے دور کیا وہ حقیقت میں مرید یا نفع یعنی ہر کش
ہے نہ مرید یا صم یعنی اراوت مند۔ جب تو نے ہر کی ذات کو قبول کیا تو خداوند ہر دو اس
کی ذات میں آگئے اور یہ تو نے اپنے تصویفیم کی وجہ سے اپنے شیخ کو غیر کہا تو اپنے احوال
بارشاد غیور سے غم نہ کر، میں نے غلط نہیں کیا کہ نائب کو منوب کے ساتھ اگر تو دو جانے تو یہ
امر قبیح ہے اچھا نہیں۔ دو نہ کہ دو نہ کہ دو جن بندہ یعنی مرشد کامل کو اپنے آقا میں ملنا ہوا ملان۔

سید الطائفہ ام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بے نظیر کتاب مبداء و
معاد شریف میں رقمطراز ہیں کہ ہر حقیقی ہر رسول اللہ است۔ یعنی ہر کامل بالکلیہ رسول اللہ ہے۔
اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دعویٰ رسالت ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ غالب سادق کے لیے شیخ کامل
بمزد رسول ہے یعنی جواب رسول کے ہیں وہی شیخ کے ہیں کیونکہ شیخ منظر رسول خدا ہے۔
حضرت ہر جامع علی شاہ صاحب ایک مضمون رسالہ انوار الصوفیہ ص ۱۱۰ میں

ثابت ہے تو کیا اس آیت میں منقام وہ کی عبادت کا حکم ہے؟ تفسیر روح البیان
جلد ۲ صفحہ ۲۳۱ میں ہے کہ زائر جس طرح منقام وہ کو دیکھ کر دود شریف پڑھے، اسی
طرح دربار پڑاوار کو دیکھ کر دینی طریق الصدیقہ وعدتہ و قیوم النظر علیہا و عند
طوان السروضة المقدسة یعنی مدینہ منورہ کے راستہ میں اور روزہ منورہ کے طواف
کے وقت بھی دود شریف پڑھے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے تو کتاب بوستان
میں اپنے بادشاہ وقت ابو بکر بن سعد زنگی کے دروان کو بھی کہہ دیا ہے۔

فطوبیٰ لباب کیمیت العتیق حوالیہ من کل فتح عمیق

ترج کل کے حاجی عام طور پر رما کار خود پسند صرف خود کے لیے حج کرتے ہیں۔
آج کل خصوصاً بوڑھے لوگوں کو حج کرنے کا شوق اسی طرح ہے جس طرح بچوں کو میل
دیکھنے کا۔ حج ان پر فرض تو ہوتا نہیں، گداگری کے حج کو جانے ہیں کبھی مولوی
دیکھے گئے کہ نقلی حج کے لیے ہمارے ہیں اور راستہ میں فرض نمازیں عدا قضا کر رہے
ہیں۔ ہمارے بچوں سے گالی گلوچ اور ہاتھ پائی تک نہایت پہنچ جاتی ہے۔ حج کرنے
سے نیت صرف یہی ہوتی ہے کہ لوگ ہماری عزت کریں اور حاجی صاحب کہیں نہایت
تعجب کا مقام ہے کہ کسی نمازی کو کوئی شخص نمازی کہہ کر نہیں پکارتا، کسی زکوٰۃ دینے
والے کو زکوٰۃ صاحب کوئی نہیں کہتا، کسی روزے دار کو روزے دار کوئی نہیں
کہتا، کسی کلمہ پڑھنے کا ذکر کرنے والے کو کلمی صاحب کوئی نہیں کہتا، لیکن چون حج کر
آیا اس کو سب لوگ حاجی صاحب ہی کہتے ہیں اور اگر حاجی صاحب کسی ایسی
مجلس میں گئے، جہاں کسی کو معلوم نہیں تو خود سفر حج کے واقعات بیان کرنے

صفحہ گزشتہ سے پیوستہ : نکلا تھا۔ یہ مضمون آپ کے قلم کا تھا۔ رسالہ

مذکور کے صفحہ ۲ پر آپ لکھتے ہیں کہ "پیر اور خدا دونیں"۔

مولوی محمد عمر صاحب انجمنی مقیاس الحنفیت صفحہ ۳

میں حدیث الامیر الیٰ عبیدیٰ یتقرب۔ اس کے کچھ کفراتے ہیں:

ب فرمایے نبی اللہ اور ولی اللہ کیا غیر اللہ ہیں؟ مسئلہ

بے ضرورت لوگوں سے سوال کرنا مانگنا حرام ہے۔ منقول از اخبار الفقیر امیرت مر
 ۲۸ ستمبر ۱۹۲۲ء الخ۔ آج کل کے بڑے بڑے مشہور پیر صاحبان بھی اسی مرض
 میں مبتلا ہیں۔ حضرت صاحب نے حج کو جانا ہے۔ ہر اخبار میں مضمون چھپ
 رہے ہیں۔ مریدوں کے نام ہر شہر ہر قصبہ ہر گاؤں میں خطوط ارسال کئے جا
 رہے ہیں کہ حضرت صاحب فلاں گاڑی پر گزریں گے، لہذا ہر شخص سر پر ہویا
 بنیز ہر سٹیشن پر جو اس کی جلتے سکونت سے قریب ہو، حاضر ہو کر یہ صاحب
 کی زیارت سے مشرف ہو، سادہ لوح مرید طفل کے اندھے گانٹھ کے پورے
 شیشیوں پر حاضر ہو کر مندرائے پیش کر رہے ہیں۔ واپسی پر پھر اسی طرح اعلان
 ہو رہے ہیں۔ بزم حضرت صاحب قصر ولایت میں پہنچے اور کئی سالوں کا خرچ
 کما لئے۔ یہ پیر صاحبان ان حاجیوں سے بدتر ہیں جو حج کے بہانے سے
 وٹاں جا کر کئی تجارتی اشیاء چھپا کر لاتے ہیں۔ میں تو یہ بھی غدار روپیہ کمانے
 گئے اور حاجی ہو کر آئے۔ مگر عزیز مسلمانوں کے گناہ سے بچنے کی کمانی تو ان
 کی نذر نہیں ہوتی۔ ایسے پیر خدا کی طرف سے تو نہیں ہیں، بلکہ ان کو مرید مشہور
 کرتے ہیں۔ صوفیہ کرام کے مسلک اصول الشهرة انة وراحة فی الحصول یعنی
 فیکم کے لیے شہرت آفت ہے اور گوشہ نشینی میں راحت ہے۔ پر ان کا عمل
 نہیں، کیونکہ گوشہ نشین ہو کر یہ روزی نہیں کما سکتے۔ کوئی نہیں پوچھتا کہ حضرت
 صاحب حج کو تشریف لے جا رہے ہیں مگر مریدوں کو بلانے کی کیا ضرورت ہے
 اور سفر حج کو مشہور کرنے کا کیا فائدہ؟ تذکرة الاولیاء میں منقول ہے کہ جب
 حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ جنگل میں روئے اور بجز کرتے اور ہر قدم پر دوگانہ
 نماز پڑھ کر حج کے لیے چودہ برس کے بعد مکہ معظمہ پہنچے، اتفاق سے حرم شریف
 کے بزرگوں کو خبر پہنچ گئی۔ تمام مشائخ مکہ استقبال کے لیے نکلے، یکس حضرت ابراہیم
 ادھم رحمۃ اللہ علیہ تافد سے الگ ہو کر آگے نکل گئے، تاکہ آپ کو کوئی پہچان نہ
 سکے، مشائخ مکہ کے خادم جو ان سے بھی پہلے نکلے تھے، حضرت ابراہیم کو دیکھ کر

پوچھنے لگے کہ کیا حضرت ابراہیم ادھم نزدیک ہی آ رہے ہیں؟ حضرت ابراہیم ادھم
 نے جواب دیا کہ تم کو اس زندقہ سے کیا کام ہے؟ غلامان مشائخ نے آپ کو
 مارنا شروع کر دیا اور کہا کہ تم ایسے بزرگ کو زندقہ کہتے ہو، زندقہ تو تم ہو
 آپ نے فرمایا کہ ماں میں بھی تو یہی کہتا ہوں۔ خادم یہ سن کر آپ کو
 دیوانہ سمجھے اور آگے روانہ ہوئے۔ آپ نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ
 دیکھ تجھے ترے غرور کی کیسی سزا ملی۔ تو چاہتا تھا کہ مکہ شریف کے بزرگ میرے
 استقبال کو آ رہے ہیں اور میری تعظیم ہوگی، مگر میں نے قہری آرزو پوری نہ
 ہونے دی۔ ناظرین! اس واقعہ کو آج کل کے پیروں کے مقابلہ میں رکھ کر
 ان کی بزرگی کا انداز فرمائیے۔ آج کل کے حاجیوں کو حج کا شوق تو بہت ہے
 مگر کسی سکین کو ایک پیسہ دینا اور ایک وقت کی روٹی کھانا محال ہے۔ اکثر
 حاجی زکوٰۃ کے تارک ہوتے ہیں؛ حالانکہ اگر زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو کوئی مل مقبول
 نہیں۔ ردة الناصحین میں حضرت شیخ عثمان بن حسین ثوبی سے مروی ہے کہ
 ان موسى عليه السلام مریوماً یجرب دھو بصلتی مع خضوع وخشوع
 فقال یارب ما احسن صلوة قال اللہ تعالیٰ یا موسیٰ وصلتی فی کل یوم
 فیلد الف رکعة واعتق الف رقبة وصلی الف جنازة ورج الف
 حجة وغزا الف غزوة ثم ینفخ حشری یودی زکوٰۃ ماله۔ یعنی حضرت
 موسیٰ علیہ السلام ایک دن ایک شخص پر گزرے جو نہایت خضوع و خشوع سے نماز
 پڑھ رہا تھا۔ جناب حکیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کی کہ یا رب
 اس تیرے بندے کی کیا اچھی نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ اگر یہ
 شخص ہر دن اور رات میں ہزار رکعت نماز پڑھے اور ہزار غلام آزاد کرے اور
 ہزار جنازہ پڑھے یعنی جنازہ پڑھنے کا ثواب بھی حاصل کرے اور ہزار حج بیت
 اللہ کا کرے اور ہزار جنگ کفار سے کرے تو یہ سب اعمال اس کو کوئی
 فائدہ نہیں گئے، جب تک اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔

انجمن حزب الاحناف لاہور کے مفتی صاحب مدظلہ کا فتوے
مہریدہ رضوان ۲ جولائی ۱۳۳۷ء میں شائع ہو چکا ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے
نماز روزہ حج سب بے کار ہوتے ہیں۔ (طرائف)
جس مال کی زکوٰۃ نہ نکالی جائے، وہ حرام ہے اور حرام مال سے کوئی
عمل حج وغیرہ مقبول نہیں۔

حضرت مولانا غلام تادد رحمۃ اللہ علیہ خطیب مسجد بگم شاہی لاہور جو اپنے
وقت کے فقیہ اعظم اور بے ریا مفتی تھے، اسلام کی تیسری کتاب میں لکھتے ہیں
کہ مال حرام سے حج کرنا حرام ہے۔

وہکذا فی فتاویٰ عبدالحی ص ۱۵۱ بار شریعت مصنفہ مفتی اعظم
حضرت مولانا امجد علی علیہ الرحمۃ میں ہے، 'مال حرام سے حج حرام ہے۔ ص ۱۵۱
حدیث ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی کپڑا اس درہم کو خریدے اور ان میں
ایک درہم حرام کا ہو اور وہ کپڑا اڑھ کر نماز پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول
نہیں کرتا۔ مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال۔

اس سے ثابت ہے کہ جس مال میں تھوڑی سی ملاوٹ بھی مال حرام
سے ہو، اس سے حج یا کوئی اور نیک عمل کرنا منع ہے۔

حضرت ابو بکرؓ سے مشکوٰۃ کے اسی باب میں حدیث ہے: لا یدخل
الحجۃ جسد غزی بل الجذام یعنی جو جسم مال حرام سے پلتا ہے وہ جنت
میں داخل نہ ہوگا۔ پس اگر فیضیت ہے تو حج مبرور کی ہے نہ کہ غیر مبرور کی۔
حج مبرور یعنی حج مقبول، گناہوں سے پاک رکھا گیا ہے۔ حج مبرور کی تعریف شریعت
مشکوٰۃ وغیرہ میں ہے: لا یحاطہ بالثبوت ولا یسعد ولا یریاء یعنی
جس میں گناہوں کی ملاوٹ اور ریاء و تکبر نہ ہو۔

مشکوٰۃ شریف، کتاب البیوع، فصل اول کی حدیث ہے جو حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ نہیں

قبول کرتا مگر پاک کو۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا سونوں کو ساتھ اس چیز کے کہ
حکم کیا پیغیروں کو ساتھ اس کے۔ پس فرمایا: اے رسولو! کھاؤ حلال رزقوں سے اور
عمل کرو اچھے۔ اور فرمایا: اے مومنو! کھاؤ حلال کھانوں سے جو کچھ کہ دیا ہم نے
تم کو۔ پھر ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کا کہ حج کے لیے سفر
دراز کرتا ہے۔ ہر گندہ، ہال، غبار آلودہ دراز کرتا ہے۔ دونوں ہاتھ اپنے یعنی دعا
کے لیے طرف آسمان کی یعنی حج کر کے پھر دعائیں مانگتا ہے۔ کہتا ہے: 'یا رب! یا رب!
یعنی اے رب میرے اے رب میرے۔ اور حلال نہ کھانا اس کا حرام ہے اور دنیا اس کا حرام ہے اور
بہاس اس کا حرام ہے اور پردوش کیا گیا ہے ساتھ مال حرام کے پھر کس طرح قبول کی
جائے دعا اس شخص کی۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قبولیت دعا، قبولیت
حج کی علامت ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مشکوٰۃ کتاب المناسک میں حدیث ہے: الحاج و
العتار وفد اللہ ان دعواہ اجابہم۔

یعنی حاجی اور عتار کرنے والے خدا کے سامان ہیں۔ اگر دعا مانگیں، وہ قبول کرتا ہے۔
ان ہر دو حدیث سے ثابت ہوا کہ حج کی قبولیت کی علامت حاجی کی دعا کا
قبول ہونا ہے، پس حاجی سے دعا کرائی جائے۔ اگر قبول ہو تو حج مقبول ہے، ورنہ نہیں۔

پس حج مبرور (مقبول) کی قید سے ثابت ہوا کہ جب تک حج کی سب شرائط ادا نہ ہوں حج
قبول نہیں ہوتا اور حج مقبول کی یہ نشانی منقول ہے کہ اس کے بعد حاجی کا حال بدل جائے۔
اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں مصروف رہے اور جو گناہ حج سے پہلے کرتا تھا ان
کو چھوڑ دے اور کسی کا حق نہ مارے کہ حقوق العباد حج سے اور شہادت سے بھی نہیں بچنے
جالتے، سفر حج میں کسی پر ظلم نہ کرے اور نہ ساری تحویل سے لڑائی جھگڑا کرے، حضرت شیخ سعدیؒ
نیرازی رحمۃ اللہ علیہ گلستان میں ایک حکایت نقل کرتے ہیں کہ میں حاجیوں کے ایک قافلہ

لے حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں: وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ

حَرَامٌ وَغُذًی بِلِحْرَامٍ (امحدیث)

کے ہزار تھا۔ حاجی آپس میں خوب لڑے اور گتھم گتھا ہو کر جوتی پیرزار کا سلسلہ بھی چلایا۔
ایک کچادہ نشین نے یہ مناظر دیکھ کر اپنے ہمراہی سے کہا: پیادہ مانج عمرہ شطرنج راہبر
نی پروا فرزین می شود۔ یعنی بہ ازاں می شود کہ ہمد و پیادگان حاج باد یہ راہبر بردند
و بہتر شدند۔

ازمن گجونی حاجیے مردم گزائے را کو پستین خلق بازار می درو
حاجی کو پستی شتر است از بڑے آنکر بے چارہ خلدی خورد و باری درو
یعنی ہستی دانت کا پیادہ عمرہ شطرنج کو طے کر کے وزیر یعنی بہتر ہو جاتا ہے
مگر یہ حاجی پیادے سفر حج کو طے کرتے ہیں اور حاجی ہو کر پہلے سے بھی بدتر ہو
جلتے ہیں۔ پس یہی طرت سے ایسے حاجی کو جو لوگوں کو کٹ کٹ کر کھاتا ہے
کہ وہ کہ تو حاجی نہیں ہے، ناں تیرا اونٹ حاجی ہے، کیونکہ وہ سبھی ہار کاٹنے کھا
ہے اور بوجھ اٹھاتا ہے، یعنی تیرا اونٹ تو فائدہ پہنچاتا ہے، مگر تو لوگوں کے پکڑے
اتارنے کی فکر میں رہتا ہے۔ پہلے تو اہل علم سے تمام عمر دغے اور فریب کئے، اب
اہل عرب اور حاجیوں پر راجہ سات کرنا شروع کیا اور کئی قسم کے نامانوس طریقوں سے
مال حرام کھایا۔ عادت ہوئی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

لے بسا حاجی پر حج رفتہ بشتق وقت باز آمد شدہ ادیار فسق
یعنی بہت حاجی شوق سے حج کرنے کو گئے، مگر واپس آئے تو خفاق ہو گئے۔
چوں بطوت خود بلوئی مرتدی۔ چوں بخاند آدی ہم باغوی۔ یعنی جب تو نے خودی سے
طوائف کیا تو مرتد ہی رہا۔ جب حج کر کے واپس آیا تو بھی خودی لے کر ہی آیا۔
پس حج میرد کا ثواب یہ ہے کہ تمام عمر کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور انسان
جنتی ہو جاتا ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ اور بھی کئی اعمال ایسے ہیں جن سے حج کا
ثواب ملتا ہے۔

حضرت غوث الثقلین، قطب الدارین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، غنیۃ الطالبین میں
حدیث نقل فرماتے ہیں:

عن ابن عباس من صام یوم عاشور من المعتمرا اعطی ثواب عشرة
الاف شهید و ثواب عشرة الاف حاج و معتمر (غنیۃ الطالبین مثلاً)
یعنی جو شخص محرم میں یوم عاشورہ کا روزہ رکھے اس کو دس ہزار شہید اور دس ہزار
حج و عمرہ کا ثواب دیا جاتا ہے۔

جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے نکلے اس کو ہر قدم پر حج کا ثواب ملتا ہے۔
وفی الحدیث من خرج الی المسجد ولم یشتغل بشی من امور الدنیا
ولم یتکلم احداً کتب اللہ لہ بكل قدم ثواب حج مقبول۔
(فتاویٰ برہتہ صفر ۴۴۴)

یعنی حدیث میں ہے کہ جو شخص نماز جمعہ کے لیے مسجد کی طرف نکلے اور امور دنیا سے
کسی چیز کے ساتھ مشغول نہ ہو اور کسی سے کلام نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم کے
بدلے ثواب حج مقبول کا مائتے بیس شکر شریف باب البترو الصلۃ فضل میں حضرت
ابن عباس سے ہے قال ما من ولد بلذینظر الی والدیہ نظر رحمۃ الہ
کتب اللہ لہ بكل نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظرو کل یوم مائة مرة قال
نعم اللہ اکبر و اطیب یعنی آپ نے فرمایا جو بیٹا ماں باپ سے نیکی کرے والا
اپنے ماں باپ کو شفقت و رحمت کی نظر سے دیکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نظر
کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب لکھتے ہیں۔ مہابہ کرام نے عرض کیا حضور اگرچہ ہر
دن میں سو نظر سے دیکھے۔ فرمایا: اں یعنی اگر سو دفعہ دن میں ماں باپ کو نظر
شفقت سے دیکھے تو ہر روز سو حج مقبول کا ثواب پلے گا اور اس امر سے متعجب
ہونے کے بدلے اللہ اکبر و اطیب فرمایا مشکوٰۃ شریف باب الذکر میں بروایت ترمذی
شریف حدیث ذیل ملاحظہ ہو۔ اں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یشکر اللہ حتی تطلع
الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجة و عمرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامة تامة تامة۔

یعنی جس نے باجماعت نماز فجر پڑھی پھر دن پھر سے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا۔
پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو حج و عمرہ کا ثواب ہوا۔ راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ پورے حج و عمرہ کا ثواب پورے حج و عمرہ کا
ثواب پورے حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

مشکوٰۃ باب المساجد میں حضرت ابی امامہ سے ہے۔ آل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا :

من خرج من بيته متطهراً الى صلوة مكتوبة فاجرة كاجر
الحاج المحرم ومن خرج الى تسبيح الضحى لا ينصبه الا
اياها فاجرة كاجر اعتمر

یعنی جو شخص اپنے گھر سے نزع نماز کے لیے پاک و صاف ہو کر نکلا۔ پس ہر اس
کا مثل اجر حاجی محرم کے ہے اور جو شخص نفل یا پشت کئے لیے نکلا اور نہ شقت میں
نکلا اس کو مگر نفلوں نے پس اس کا اجر مانند عمرہ کر لے دالے کے ہے۔

مشکوٰۃ شریف باب التبیح حضرت عمر بن شیب سے ہے کہ آل حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

من سبح الله مائة بالخطاة ومائة بالعشي كان كمن

حج مائة حجة۔

یعنی جس شخص نے صبح و شام سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی وہ ایسا ہو گیا کہ جس
طرح کسی نے سو حج کیا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ :

لزيارة خيبر من عشرين حجة (كتاب الحج)

یعنی حضرت امام ضیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف کی زیارت میں مجمل سے
انقل ہے۔

انیس الادوار صفحہ ۲۴ میں شیخ المشائخ حضرت خواجہ معین الدین چشتی دہلوی سے

ہے فرماتے ہیں کہ :

ہر کرا و خیراں باشند و براں شادی کند تا خیر ازاں کہ ہفتاد بار خاند کعبہ زیارت
کر دہ باشد۔

یعنی جس شخص کے ہاں ٹریاں پیدا ہوں اور وہ اس پر خوشی کرے۔ مگر
خاند کعبہ کی زیارت یعنی شریح کا ثواب داتا ہے۔ کتاب راحة القلوب ص ۲ میں حضرت
سلطان نظام الدین اویار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

مروان خدا ہر جا کہ نشستہ اند ہما بخاند کعبہ است و ہما بخا عرش و ہما بخا کرسی۔

یعنی جس جگہ مروان خدا بیٹھیں خاند کعبہ عرش کرسی سب یک دہی ہے۔

تفسیر روح البیان جلد ۱ صفحہ ۲۱۳ میں ہے :

حج العوام قصد البيت و زیارتہ و حج الخواص قصد رب
البيت و شہودہ۔

یعنی عام لوگوں کا حج بیت اللہ شریف کا قصد اور زیارت کرنا ہے اور خواص کا
حج بیت اللہ کے مالک کی طرف قصد کرنا اور اس کا شہود ہے۔

وفی الخبر ان الله عباداً اتطون بهم الكعبة۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے
ایسے بندے بھی ہیں کہ کعبہ ان کے گرد طواف کرتا ہے۔

اس سے آگے حضرت اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں ایک
حکایت نقل فرماتے ہیں کہ ایک خدا کا بندہ بارادہ حج تیار ہوا۔ اس کا چھوٹا بچہ تھا۔

اس نے پوچھا : ابا جان کہاں جانے کا ارادہ ہے ؟ والد نے کہا : بیٹا خدا کے گھر
جاء میںوں ؟ لڑکے نے خیال کیا کہ جب گھر دیکھیں تو گھر والا بھی ساتھ ہی دیکھا جاتا ہے۔

ملا وہ بچہ بھی ساتھ ہی تیار ہو گیا۔ جب بیت اللہ شریف پہنچے اور لڑکے کی نگاہ کعبہ
پر پڑی تو بے ہوش ہو کر گرا اور شہادت ہو گئی۔ والد حیران ہوا اور گھبرایا کعبہ مغلطہ کہ اللہ

سے باتنے آواز دی گھبراؤ نہیں :

انت طلبت البيت فوجدته و هو طلب رب البيت فوجد

رب البیت۔ یعنی تو نے اللہ کے گھر کی زیارت کا قصد کیا، اس کو پایا۔ مگر لڑکے نے گھر کے مالک کا قصد کیا، لہذا اس نے گھر کے مالک کو پایا۔

لڑکے کو وہاں سے اٹھا کر دفن کیا تو بائٹ نے آواز دی کہ یہ لڑکا نہ تو قبر میں ہے اور نہ زمین میں اور نہ ہی جنت میں، بلکہ اپنے رب کے پاس ہے۔ صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے وہ تمام مخلوق کا قبلہ ہو جاتا ہے۔ جیسے آدم علیہ السلام ملائکہ کے قبلہ بنے۔

اعلم ان البیت الذی شرقہ اللہ باضافۃ الی نفسه وہو بیت القلب فی الحقیقۃ۔

یعنی یقیناً یہاں ہے کہ وہ بیت اللہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف نسبت کر کے بزرگی دی ہے، وہ حقیقت میں مرد خدا کا دل ہے۔

صوفیہ کے مایہ ناز حبیبِ قیوم حضرت مولانا سید رحمہ اللہ سرہاشمی شریف جو بقول شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ ہے۔ افتادہ عزیزی کے دوسرے دفتر میں سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کی حکایت لکھتے ہیں جو ہم ذیل میں بعد ترجمہ نقل کرتے ہیں۔

سوئے مکہ شیخ امت بایزید از برائے حج و عمرہ می دید
او بہر شہرے کورفتے از غمت مر عزیزاں را بکروے باز جیت
گرد می گشتے کہ اندر شہر کیت کو بر ارکان بصیرت مشکیت
گفت حق اندر سفر ہر جاوی باند اول طالب کرمے شوی

یعنی حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ جو شیخ امت تھے۔ حج و عمرہ کے لیے مکہ منظر گئے۔ جس شہر میں جاتے پہلے اللہ والوں کی جستجو کرتے کہ شہر میں ایسا کون ہے جو ارکان بصیرت کا مشکلی ہے۔ یعنی اس کعبہ کے جوار کون ہیں 'شامی بیانی' عراقی 'جمہر احوذ' یا 'ارباب بصارت' یعنی عوام کے واسطے ہیں اور اصحاب بصیرت ہیں ان کے چارہ ارکان شریعت 'طریقت' حقیقت 'معرفت' ہیں۔ سوال کا تکیہ

لکھنے والا کون ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کہیں سفر کو جائے تو چاہیے کہ اول طالب کسی مرد خدا کا ہو۔

بایزید اندر سفر جتے بے تابا بد خضر وقت خود کے
دید پیرے باقد بچوں ہلال بود در دے فخر و گفتار رجال
دید نامینا و دل چوں آفتاب برچوں پیلے دیدہ ہندوستان خواب
بایزید اور اچوں از اقطاب یافت مسکت بنود و در خدمت مشیت
پیش نشست و می پر سید حال یافتش در ویش و ہم صاحب عیال
گفت عزیم تو کجا اے بایزید رخت غربت را کجا خواہی کشید
گفت قصد کعبہ دارم اندر پیر گفت میں با خود چہ داری زاد راہ
گفت دارم از درم فقرہ و دلیت نک بہرستہ سخت بر گوشہ رویت

بایزید سفر میں بڑی جستجو کرتے تاکہ کسی ایسے کو پائیں جو اپنے وقت کا خضر ہو۔ ایک بوڑھے کو دیکھا جو مثل ہلال کے خمیدہ قامت تھا، لیکن مردان حق کی سی فرد گفتار اس میں موجود تھی۔ نامینا تھا، مگر دل آفتاب کی طرح روشن تھا اور مست و پر جوش ایسا کہ جس طرح پیل اپنے وطن ہندوستان کو خواب میں دیکھ کر سرور میں آتا ہے۔ بایزید نے جب اس کو اقطاب سے ایک قطب پایا۔ مجرذ زاری جنائی اور اس کی خدمت میں درشے، اس کے سامنے بیٹھے، حال پرچھا اور اس کو درویش اور صاحب عیال بھی پایا۔ اس نے کہا اے بایزید کہاں کا قصد ہے اور سامان سفر کہاں لے جاؤ گے؟ حضرت بایزید نے کہا، جمع ہی سے قصد کعبہ کا رکھتا ہوں۔ کہا، بتا، تیرے پاس راہ کا خرچ کیا ہے؟ کہا، دو سو درہم فقرہ کے میسرے پاس ہیں۔ دیکھو میری چادر کے گوشہ میں مضبوط بندھے ہیں۔

نے کتب تصوف سے یہ قصہ بیان کیا ہے کہ سلطان العارفین حضرت بایزید فرد وقت تھے اور فرد وقت وہ ہوتا ہے جو اپنے زمانہ میں سب سے افضل ہو جس پر واقعہ مرتبہ فردیت عطا ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس فقرہ سال میں گنجائش نہیں، اور نہ ہم آپ کی فردیت بدل لائل ثابت کرتے۔ فاقہ من

گفت طوفان کن بگردم بخت بار
دیں نگو تر از طوفان حج شمار
آن دو ہوا پیش من نہ لے جو او
دانگو حج کو دی و شد حاصل مراد
عمرہ کو دی عمر باقی یا فستی
صاف کشن بر صفا بشارت فستی
حق آن حقیقہ جاننت دیدہ است
کہ مرا بر بیت خود بگزیدہ است
کعبہ پر چند کہ خانہ بر دوست
خلقت من نیز خانہ میر دوست
چون مرا دیدی خدا را دیدہ
گرد کعبہ صدق بر گردیدہ
خدمت من فرحت و جہد خدا است
تا بر میستی قدر حق اندریش
کعبہ را یک بار بیت گشت یا
گفت یا عبدی مرا بشارت بار
یا یزید کعبہ در یا فستی
صد سہاو غر و صد فر یا فستی
اس مرد خداست کہ سات باز را طواف کرے اور اس کو طواف حج سے بہتر
جان اور درم میرے آگے رکھتا ہوں تجھ سے کہ میں نے حج کر لیا اور مراد حاصل ہو گئی۔ تم کو
عمر باقی حاصل ہوگی، یہی تیرا عمر ہے اور تو سات ہو گیا بس منہ پاشی پر ہی ڈرنا ہے۔
قسم ہے اس حق کی جس کو تیری جان نے دیکھا ہے کہ اس نے مجھے اپنے بیت الشہ پر بگزیدہ
کیا ہے۔ اگرچہ بیت اللہ اس کے احسان دینی کا گھر ہے۔ مگر تیری پیدائش (وجود) بھی اس کے بھید کا
گھر ہے۔ جب تو نے مجھ کو دیکھا خدا کو بھی اور کعبہ صدق کا طواف کیا جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے
الانسان مزی وانا مسرف یعنی انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں۔ میری قدرت
خدا کی عبادت اور حمد ہے۔ ہرگز خیال نہ کرنا کہ حق تعالیٰ مجھ سے جدا ہے۔ اچھی طرح آنکھیں کھول
کر مجھ کو دیکھ تا کہ خدا کے ذکاوت پر دیکھ کہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بار فرماتے آیت ان
طہر بیسی سے کہیں۔ وہ میں پناہ فرماتا ہے۔ مگر مجھ کو مسترد فرما یا عبدی کہ ہے۔ اے
بایزید تو نے کعبہ کو پر یا۔ سینکڑوں بار اور عزت و فرحت کو حاصل ہونے سے

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است
آں بنا کردہ غلیل آذر است
دل گزر صحرا جلیل قادر است

صورت کو فخر و عالی بود
اور بیت اللہ کے عالی بود
یعنی مرد خدا کے دل کو اللہ میں لے کر ہی حج اکبر ہے۔ ہزار کعبہ سے مروج کا ایک دل بہتر
ہے کیونکہ کعبہ کی بناء حضرت فیل علیہ السلام نے کی ہے اور دل مروج کا اللہ تعالیٰ کی گزرگاہ ہے۔
پس مردان حق کی صحبت اور ان کے درباروں پر بصدق دل حاضر ہونے سے ہزاران کعبوں کا
ثواب ہوتا ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مکتوبات شریف جلد ۲ مکتوب
مستادم ص ۱۱ میں فرماتے ہیں: چنانچہ در انسان نونہ سرش است نونہ کعبہ ہم است۔ یعنی جس
طرح انسان میں نونہ سرش کا ہے، نونہ کعبہ کا بھی ہے۔

در تیکہ تا خصال معشوقہ است
رفیق ہر طریق کعبہ از عین خطاست
مگر کعبہ از دہوئے ندارد کنش است
ابوئے وصال کنش کعبہ است
حضرت مخدوم غنی احمد صابر قدس سرہ العزیز پر جب کیفیت عشق کا غلبہ ہوتا تو حضرت
فریاد نکست والدین با و امرا جب رضی اللہ عنہ کے گرد طواف کرتے اور یہ شعر در زبان ہوتا
کعبہ نونم یا میر صحبت است ایں یا خدا
اصطلاح شوق بسیار است دکن و ایران
(تذکرہ غوثیہ وغیرہ)

حضرت مخدوم بندہ نواز گیسو سہاؤ محمد نصیر الدین قدس سرہ العزیز جو حضرت نظام الدین
محبوب الہی قدس سرہ العزیز کے اعظم قلم سے ہیں اور آپ کا دربار کبیرہ دکن میں ریح خلائق
ہے۔ آپ کے آستانہ پاک کے حق میں کہا گیا ہے کہ:
ع نیست کعبہ در دکن جز در گیسو سہاؤ
پلو شاو دین و دنیا خواجہ بندہ نواز
یعنی دکن میں آپ کے دربار کے سوا کوئی کعبہ نہیں۔

روح البیان جلد ۲ صفحہ ۳۰۹ میں ہے
هذا المسجد المجازی والمساجد
الحقیقیۃ فیہ القلوب الطاحۃ عن لوث الشریک مطلقاً
یعنی یہ مجازی مسجدیں ہیں اور حقیقی مسجدیں دل میں جو شریک سے پاک ہیں ان
مردان حق کے دلوں کو دکھا کر ان مسجدوں کی تعظیم کرنے والا بد نصیب ہے یہ، جسے عبادت
روحانی بہتر فرماتے ہیں:

ابن تنخسیم مسجد می کند در جلعے اہل دل جد می کنند

آن مجازست این حقیقت لے غزل نیست مسجد خیز دون عارفان

مسجد کے کابل اندرون او بیاست سجود گاہ جلاست آنجا خداست

اے بسا کس فتنہ شام و عراق اوندیدہ نیچ جیز کفر و نفاق

دے بسا کس فتنہ تائبند ہرے اوندیدہ جز مگر بیخ و شرے

غلام یہ ہے کہ جو لوگ اہل دل سے دشمنی کرتے ہیں اور مسجدوں کی تعظیم کرتے

ہیں وہ بیوقوف ہیں کیونکہ مساجد دنیا، مجازی مسجدیں ہیں۔ اے گدھو عارفوں کے دل

حقیقی مسجدیں ہیں۔ اولیاء اللہ کا دل مسجد حقیقی ہے یہی سب کی مسجد گاہ ہے اور یہیں خدا

ہے اور بہت لوگ شام و عراق تک مقامات مقدسہ کی زیارت کے لیے گئے مگر انھوں نے

سوائے کفر و نفاق کے کچھ نہ دیکھا اور بہت لوگ ہندوہرات کی طرف کہ ان ممالک میں بھی

بہت اولیائے اللہ کے مزارات ہیں گئے۔ مگر غریب و فروخت کے سوا کچھ حاصل نہ کیا یعنی عرب و

عراق شام وغیرہ کا سفر بظاہر توجہ اور زیارت مزارات کے لیے مشہور کیا۔ مگر وہاں جا کر دہرہ

تجارت کی اور سونا ہانڈی وغیرہ خرید لائے۔ قال النظمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ

رحمت ازہم کشیم نظری بہ سومات حرمت نماندہ حاجیے بیت المحرم

یعنی ریاکاری یا تجارتی ج سے سومات کے مندر کا سفر کرے تو اچھا ہے۔

روایت شامی جلد ۲ صفحہ ۴۲۶ باب التمدد فی کرامت اولیاء میں ہے:

والانصات ما ذکرہ الامام النسفی حین سئل عما ینبغی ان الکعبۃ کانت

تذویر احد من الاولیاء هل يجوز القول به نقلاً عن نقض العادۃ علی سبیل

الکرامۃ لاهل الولاية جائز عند اهل السنة۔

یعنی انصاف یہ ہے جو امام نسفی علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا ہے جب پرچے گئے اس چیز سے

کہ حکایت کی گئی ہے کہ تحقیق کعبہ مغربہ نے اولیاء اللہ میں سے کسی کی زیارت کی ہے یہ کہنا جائز

ہے یا نہیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ نقض عادت بطریق کرامت اہل ولایت کے لیے اہل سنت

کے نزدیک جائز ہے۔

تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۲ میں امام محمد زین داری علیہ الرحمۃ رطب اللسان میں اللہ تعالیٰ اپنے

حبیب حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

الکعبۃ قبلۃ وجهک والفقراء قبلۃ رحمۃی ان استقبال

القبلۃ لایکون بتر اذ اسم یقارنہ معرفت اللہ۔

یعنی کعبہ تیرے پہرے کا قبلہ ہے اور فقراء میری رحمت کا قبلہ ہیں۔ یہ تحقیق قبلہ کا

استقبال کوئی شکی نہیں جب تک اس کے ساتھ معرفت الہی قرین نہ ہو۔

تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحات ۳۲۱، ۳۲۲ وغیرہ میں ہے:

من کان ملوثاً بالمعاصی قبل حجہ وحین اشتغاله بہ لا ینفعہ

حجہ وان کان قد اذی الضرائص ظاہراً۔

یعنی جو شخص قبل از حج اور دوران حج گناہوں سے آلودہ ہو اس کو حج کچھ فائدہ

نہیں دیتا۔ اگرچہ ظاہر زرائع ادا کرتا ہو۔

قال ابو العالیۃ یحییٰ الحاج یوم القیامۃ ولا اثم علیہ اذ اتقی

فیما بقی من عمرہ فلم یؤتکب ذنباً بعد ما غفر لہ فی الحج

والمذنب المصر اذا حج فلا یقبل متہ لعودہ الی ما کان...

حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک حامی آئے گا اور اس پر گناہ

نہ ہوگا جب کہ اس نے حج کے بعد اتفاقاً اختیار کیا ہوگا اور گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہوگا۔ بعد

اس کے کہ حج کرنے سے اس کے گناہ معاف ہو گئے اور گناہ پر بعد حج کے اصرار کرنے والے

کا حج قبول نہیں کیا جاتا۔ یہ سبب عود کرنے اس کے طرف گناہوں کے اور حج مقبول کی

علامت ہے کہ دنیا سے بے رغبت ہو جائے اور آخرت کی طرف راغب ہو۔ پس ایسا نہ

محسوس کیا اس کی دعا مقبول ہے۔ اس کا استقبال سلام سے مستحب ہے اور اس سے دعا

کی التجا کرنا بھی مستحب ہے۔

بخوف طوالت ہم ساری عبارت نہیں لکھتے مختصر عبارت اور اس کا خلاصہ لکھ دیتے

ہیں۔ حکایت ہے کہ ایک ترک حضرت شیخ الاسلام احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

رہتا تھا اور شیخ کامل کی نظر منیت سے اس کو اپنے اوپر ایک نور نظر آتا تھا۔
فانفق لہ ان یحجم فلما رجع زالت عنہ تدن الحال۔

پھر اس کو حج کرنے کا اتفاق ہوا تو وہ حال اس سے زائل ہو گیا اور وہ نور فیض پر
حج سے پہلے حاصل تھا اس سے محروم ہو گیا۔

شیخ سے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا :

كنت قبل الحج صاحب تضرع ومسكنة والآن غرتك حجك واعطيت
نفسك قدراً ومنزلة فاذا انزلت عن رتبتهك ونسب ترا التور۔

کہ حج سے پہلے تو صاحب گریہ اور مسکنت تھا اور اب حیر سے حج نے تجھے مغرور کر
دیا ہے اور اپنے نفس کو ایک قدر اور منزلت دیتا ہے اس لیے تو اپنی منزل سے گر گیا
ہے اور وہ نور تو اب نہیں دیکھتا۔

صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں کہ حاجی پر واجب ہے کہ حج کر کے حرم نوری
سے نیچے اور عزم مال سے پرہیز کرے۔

نہ طبع کامل کی محبت سے بڑھ کر قرب الہی کا کوئی وسیلہ نہیں۔ نفس ظالم ہر وقت سادک راہ کی تاک
میں ہے اور پیر کامل سے بدظن کرنے کی نگر میں رہتا ہے۔ کبھی اس کو نیک اعمال کی ترقیب دے کر
اس میں محب خود پسندی پیدا کرتا ہے اور ہلاک کر دیتا ہے حالانکہ سب نیک اعمال اس نور کے مقابلہ

میں پہنچ ہیں جو طالب مادی کو شیخ کامل کی محبت سے حاصل ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام بو صیری
رضی اللہ عنہ نے اسی طعن اشارہ کیا ہے۔ ولا تطع منہما خصماً ولا حکماً۔ فانما تعورت

کید الخصم والحکم۔ یعنی نفس و شیطان کی پیروی نہ کرنا خواہ وہ دشمن ہو کر تجھے دروغ لائیں یا
مستغنی یعنی دوست ہو کر نصیحت کریں۔ پس تو دشمن و دوست کے دھوکے کو پہچانتا ہے۔ مقبول و

مردود کا سلسلہ ابتداء سے ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام مقبول ہوئے۔ ابلیس مردود ہوا۔ حضرت اسمعیل صلی
قدس سرہ فرماتے ہیں، والنعمۃ انما تسلب بمعن لا یعرف قدرها۔ یعنی جو شخص

نعمت الہی کا قدر نہیں جانتا، وہ نعمت اس سے سلب کی جاتی ہے۔ شیخ کی مخالفت دل میں بھی
بجری ہے چہ جملے کہ زبان پر آوے۔ روح البیان جلد ۱ صفحہ ۱۸۳ میں ہے۔ (جاری ہے)

وحکی عن بعض من حج انہ توفی فی الطريق فی رجوعہ فدفنہ عند

ونسوا القاس فی قبرہ فنبشوا لیأخذوا القاس ناذا عنقہ ویداک
قد جمعتا فی حلقة القاس فردوا علیہ التراب ثم رجعا الی اہلہ

تسألوہم عن حالہ فقالوا صاحب رجلاً۔ فاخذ مالہ فکان یحجم منہ
فی الحدیث۔ من حج بیت اللہ من کسب الحلال لم یخط خطیئۃ الا

کتب اللہ لہ سبعین حسنة وحط عنہ سبعین خطیئة ورفع
لہ سبعین درجة

عاشیر ہجرتہ از گزشتہ، من مخالفت شیخہ فی نفسہ سزا او جہراً کا بشم رائحتہ
الصدق و سیرۃ عنید سرایح۔ یعنی جو شخص اپنے جی میں بھی سرایا جہاً اپنے شیخ کی

مخالفت کرے گا وہ مدق کی زنجیر نہ مونگھے گا اور راہ سوکھلے ذکر سکے گا اور مرید مرتد مثل نئے
کے ہے، یعنی اسرائیل کا دلی بیہوش بن باغور جب مرتد ہوا تو رب العزت نے اس کو قرآن پاک میں گٹھے

سے تشبیہ دی۔ نمثلہ کسش الکلب (الآیہ) یعنی پس مثال اس کی مثل گٹھے کے بنے اور
بیہوش بن باغور اس شان کا دلی اللہ تھا کہ جب توبہ کر کے نظر کرتا تو عرش اعظم کو دیکھ دیتا۔ ایک ہی

نفرش نے اس کو اعتق کر دیا۔ جب سند درس پر بیٹھا تو اس کے سامنے بارہ ہزار شاگرد با ادب
بیٹھ کر تعلیم پاتے۔ صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں کہ جب وہ مرتد ہوا تو یہ انوار و کرامات اس

کے دل سے ایسے محو ہوئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کیا اور خدا کے
انکار پر کتاب تصنیف کی البیان با اللہ

آن را بری از صومعه در دیر گہراں انگنی دیں را کشی از جگہ سرمعلقہ مرداں کنی
چون دھار کار تو عقل زباں را کے رسد فرمان دو مطلق توفی گئے کہ خواہی آن کنی

فرماتے ہیں کہ شیخ کے آستانے پر جو اس کی عزت ہوتی رہی، اس کا بھی اس کو کچھ قدر نہیں ہوتا۔
(سواء تعذر علی سیرین معک اونی التواب والقدرد) کیونکہ گٹھے کو اگر تو اپنے ساتھ نہ لے

پر رجا کر کھانا کھائے یا ناپاک زمین پر روٹی رکھے، ایک ہی بات ہے۔
روح البیان جلد ۱ صفحہ ۱۸۳ میں ہے، حضرت ابو عبد اللہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (جاری ہے)

روح البیان جلد ہفتمہ ۳۱۱ / ۳۱۲ میں ہے :

یعنی اشیاء و افعالیہ میں ہے کہ دوسرے حج سے کوئی مسافر خانہ تعمیر کرادینا افضل ہے جس سے مسلمانوں کو نفع پہنچے۔

و باست دادن بر بخور تند
ز مدت دوار اے مرد مستند
و قال الحافظ رحمه الله عليه
کہ داروئے قلعش بود سودمند
چوں داروئے قلعہ فرستند حکیم

حدیث من بدل دینہ قاتلہ۔ مشکوٰۃ شریف میں بروایت صحیحین حدیث ہے کہ ایک شخص جو کتاب دہی تھا مکرر شتر کوں سے باطلا اور جب وہ مرا تو اس کو زمین نے قبول نہ کیا۔ مرد اس کی میت کو توڑنے والا حکم آیت فمن نکث ناکثا ینکث علی نفسه۔ اپنی جان کو ہلاک

من عرف طريقا الى الله فسلكه ثم رجع عنه عذبه الله بعذاب لم يعذب
به احدا من العالمين ٤١

یعنی جس شخص نے کوئی راستہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہچان لیا اور اس میں چل پڑا پھر امتحانات کی وجہ سے اس راستہ سے پھر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا عذاب دیں گے جو کسی کو نہ دیا ہو۔ قال المشائخ مرتد الطریقۃ شذوہ من مرتد الشریعة ذالک ہوا الحسنان المبین فان من ردہ صاحب قلب یکون مردود القلوب یعنی مشرک کرام نے فرمایا ہے کہ طریقت کا مرتد یعنی جس کو پیر کامل نے رد کر دیا شریعت کے مرتد سے بدتر ہے، کیونکہ جس کو صاحب دل مردود خدا رد کرے وہ مردود القلوب ہے، ایسی خسران میں ہے۔ پیر کامل سے جو نور فیض اس کو حاصل تھا، اگر مرد ہو جانے کے بعد بھی اس کا اثر رہے تو وہ مستدراج ہے اور اگر اس کو سلت لے تو یہ بھی کراہی ہے اور مرد مرتد سمجھا ہے کہ اگر میں مرد ہوتا تو یہ تاثیر نہ ہوتی۔ صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں کہ فقد یقطع الممدد عنہ من حیث لا یشعر یعنی شیخ کا فیض اس سے منقطع ہو چکا ہے۔ (جاری)

ہم احادیث صحیحہ سے ثابت کرتے ہیں کہ سیکڑوں معمولی اعمال ایسے ہیں کہ جن کے ادا کرنے سے کئی جنوں کا ثواب ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز احکام شریعت میں بروایت کتاب حکیم ترمذی و ابن عدی ابن عمر سے نقل ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ نیت ثواب اپنے والدین و اولوں یا ایک کی قبر کی زیارت کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔

صاحب میاست نام علیہ الرحمۃ مزارات دہلی کے متعلق طب اللسان میں :

مزارت دہلی ہم کام بخش برائے عشاق آرام بخش
چہ گوئم ازاں کعبہ عارفین کہ آں نیست جز روضۂ قطب دین
فوائد سالکین میں حضرت قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔ جب وہ اپنے خاص مقام پر ہوتے ہیں تو غائب کعبہ کو حکم کیا جاتا ہے کہ اس کے گرد طواف کرے۔

حبیب قیوم حضرت مولانا نے روم مشنوی شریعت میں مجنوں کی حکایت لائے ہیں جب اس نے کچھ بلی کا ستا دیکھا اور اس کے گرد طواف کرنے لگا، دیکھو دفتر سوم
گرداخی گشت غاصغ در طواف بچوں حاجی گرد کعبہ بے گزاف
یعنی مجنوں اس کتے کے گرد نہایت خضوع سے طواف کرنے لگا، جس طرح حاجی کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔

حاشیہ پرستہ از گزشتہ : کتاب ہے جس طرح ناقص ہر کی بیت کو بحال رکھنے والا ہلاک ہوتا ہے۔ کلامہ اللہ بلا بینظر الیہ ولہ عذاب الیم کما قال ابو سلیمان الدارانی قدس سرہ ہذا حظہ فی الآخرۃ واما فی الدنیا فقد قال ابو یوسف بسطامی قدس سرہ فی حق تسمیۃ لہما خالضہ دعوا من سقط عن حدیث اللہ۔۔۔

(روح البیان) یعنی جو کامل ہر کی درگاہ سے مرتد ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کلام نہیں کریں گے اعدہ اس کی طرف نظر رحمت ہی کریں گے حضرت ابوسلمان راہی علیہ الرحمۃ

احیاء العلوم باب من مات الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ میں شیخ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

رُئی مجنونا بن عامر بعد موتہ فی المنام نقیل لہ ما فعل اللہ بہ
قال شغلنی حجة علی المحبین۔

یعنی مرنے کے بعد کسی نے مجنوں کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے مجنوں اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ مجنوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور عشتاق کے لیے جنت ٹھہرایا۔

اس سے ثابت ہوا کہ طریق عشق و محبت میں مجنوں کا فعل حجت ہے۔
اے قوم ہرج رفتہ کجاہد کجاہد معشوق ہم اینجاہد بیاید
معشوق تو بہمخاز و دیدار بدیدار در باد یہ سرگشتہ شاد در چہ ہواید
مگر قصد شہادیدن آں کعبہ جہانست اول رخ آئینہ بصیقل بزاید

معانی البیوت جلد ۲۵۴ فی الدارالکین میں ہے کہ غلاو میں ایک فرد ایک درویش کو ہتھم کر کے قتل میں کھڑا کیا گیا۔ جلاو اس کو قتل کرنے کے لیے آیا۔ درویش قبلہ کی طرف منہ پھیر کر اپنے پیر کی قبر کو دیکھنے لگا (جلاو) سیاف نے پوچھا کہ تو نے قبلہ کی طرف سے کیوں منہ پھیر لیا؟ درویش نے جواب دیا کہ میں نے اپنے قبلہ کی طرف منہ پھیر لیا ہے۔ تو اپنا کام کر۔ یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ بادشاہ کا حکم آیا کہ اس درویش کو چھوڑ دو۔

اس مقام پر حضرت قطب الاسلام قدس سرہ نے تبلیغ ہو کر فرمایا کہ عقیدہ حاشیہ پرستہ از گزشتہ :

فرماتے ہیں : یہ تو قیامت میں اس کی سند ہے۔ دنیا میں بھی حضرت بایزید سلطانی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ نے اپنے ایک مرید کے حق میں فرمایا جو مرتد ہو کر آپ کا مخالفت ہو گیا تھا کہ جو خدا کی نظر سے گر گیا، اس کو چھوڑ دو۔

سلطان العارفین کے اس قول سے ثابت ہوا کہ مرد خدا کی نظر سے گر جانا خدا کی نظر سے گرنا ہے۔

راستح چیز ہے کہ اس حدیث کو کمال سے غلامی ہوئی۔

صفحہ ۳۰ میں ہے حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ کعبہ شریف کو حکم ہوتا ہے کہ ان کے گرد طواف کرے۔ اس وقت حضرت قطب الاسلام علیہ الرحمۃ بعد حاضرین کے کھڑے ہو گئے اور صیبا کعبہ کے طواف میں کہا جاتا ہے کہ کہنے لگے۔ اور ہر ایک کے اعضاء سے تائید خون جاری ہوئے۔ ہر قطرہ جو زمین پر گرتا اللہ اکبر کہا جاتا۔ کعبہ معائنہ پیش خود استسقاء دیدم، ہاتھ آواز دار کو حاج و طواف و نماز شہا قبول کر دیم۔

یعنی اس وقت ہم نے کعبہ کو اپنے رو بہ و دیکھا۔ ہاتھ نے آواز دی کہ ہم نے تمہارا حج و طواف و نماز قبول کیا۔

صفحہ ۳۰، ۳۱ میں ہے حضرت بختیار کاکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نماز حاشیہ پر دستہ زد گزشتہ : روح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۴۲ میں ہے کہ قارون ملعون تورات کا محافظ تھا اور اس نے چالیس سال ایک پہاڑ پر مومن بنا کر عبادت و زہد کیا۔ اسی علیہ اللعنت نے اپنے ایک شیطان کو بھیجا تاکہ وہ اس کو گمراہ کرے۔ وہ شیطان ایک زائد بزرگ کی صورت میں قارون کے مقابل کھڑا ہو کر عبادت کرنے لگا۔ قارون نے جب اس کا ہر وقت زہد و عبادت میں مشغول رہنا دیکھا تو اس کے پاس آیا اور صحبت اختیار کی۔

ایک مدت کے بعد شیطان نے اس کو کہا کہ ہم جمعہ اور جمعاعت اور مسلمانوں کے جنازہ و غیرہ کے ثواب سے محروم ہیں (یعنی اس کو نیک راہ دکھا کر ہلاک کیا اور پہلی منزل سے جو بدرجہا اس سے بڑھ کر تھی، گمراہ) اس بہانہ سے اس کو دنیا میں مشغول کر کے برباد کیا۔

اسی طرح برصیحا راہب کا واقعہ تفاسیر میں موجود ہے جس کو نفس و شیطان نے دھوکا دے کر اس کی ستر سالہ عبادت برباد کر کے کافر کر کے ملا۔

نفل پڑھ رہا تھا۔ حضرت غریب نواز خواجہ بحیری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے آواز دی۔ میں نے فوراً نماز کو ترک کر کے حضور کو بیٹھ کہا۔ فرمایا، تو کیا کر رہا تھا؟ میں نے عرض کیا :

در نماز نفل مشغول ہوں، آواز شامینہم، ترک کر دیم۔

فرمود کہ از حد نیکو کردی کہ آں فاضل تر از نماز نفل است۔

یعنی میں نے کہا کہ میں نماز نفل میں مشغول تھا، حضور کا آواز سننا، نماز ترک کر دی، پت نے فرمایا، تو نے بہت اچھا کیا کہ وہ یعنی میرا بلانا اور میری صحبت نماز نفل سے فاضل تر ہے۔

نعمات الانس صفحہ ۱۹ میں مولانا جامی قدس سرہ السامی اور تذکرۃ الاولیاء میں حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ارقام فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابوسعید علیہ الرحمۃ کو قبض روحانی ہوئی، بعد اہل مجلس رونے لگے اور پھر گھوٹے پر سوار ہو گئے۔ سب احباب ہمراہ ہو لیے۔ سرخس کی طرف یعنی اپنے پیروں رخسہ حضرت ابوالفضل سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب آستانہ شیخ کے قریب پہنچے تو فرمایا :

معدن ثاویلت این منبع جود و کرم قبلہ مارئے یار و قبلہ ہر کس حرم یعنی یہ شادی کا معدن جود و کرم کا منبع ہے۔ لوگوں کا قبلہ بیت اللہ ہے اور ہمارا قبلہ یار کا چہرہ ہے۔

بعد ازاں ہر مریدے را کہ ارادہ حج بودے شیخ دیرالبر خاک پیر ابوالفضل فرستادے دگفتے کہ آں خاک را زیارت کن و ہفت بار گمراہ آں خاک طواف کن۔

یعنی اس کے بعد جو آپ کا مرید حج کا ارادہ کرتا، حضرت ابوسعید اس کو اپنے پیر حضرت ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر بھیجتے اور فرماتے کہ اس خاک پاک کی زیارت کر اور سات بار میرے پیر کے مزار کا طواف کر۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب اخبار الانبیاء صفحہ ۱۰۲

میں حضرت امیر حسن بن علاء بن سنجری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں رقمطراز ہیں کہ آپ کی مجلس میں کسی نے سوال کیا :

کس نیک بزیارت کعبہ روزِ دچول باز آئند بکار دنیا مشغول شوند، بندہ عرضداشت کرد کہ بندہ را عجب از طائفہ آمد کہ بخدمت مخدوم پیوند کرده باشند و باز طرف بروند آن زماں کہ اس سخن عرضداشت رفتار طبع کہ یار بندہ است، حاضر بود عرضداشت کرد کہ ای شکستہ این طبع کہ یار من است، وقتے سخن شنیدہ است و آن دلدل من کار کرده است و این سخن این ست کہ او گفتہ است بہ حج کسے رود کہ اورا پیہر نباشد خواہد ذکرہ اللہ با بخیر چوں این سخن بشنید۔ چشم پر آب کرد و این مصرعہ بر زبان مبارک راند :

ایں رہ بسوئے کعبہ رود، آن بسوئے دوست

غلام مختصر عبارت مذکورہ کا یہ ہے کہ حضرت امیر حسن بن علاء بن سنجری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کسی نے سوال کیا کہ لوگ کعبہ کی زیارت کو جاتے ہیں اور واپس آتے ہیں تو پھر اسی طرح دنیا کے کاموں میں یعنی معاصی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ غلام نے عرض کیا کہ بندہ کو اس گروہ پر تعجب آتا ہے جو اپنے مخدوم سے تعلق پیدا کر کے پھر کسی اور طرف جلتے ہیں۔ میں نے یہ بات کہی کہ اس طبع سے کہ میرا یار ہے۔ میں نے اس سے ایک بات سنی تھی جو میرے دل میں راسخ ہو چکی ہے اور وہ بات یہ ہے جو اس نے کہی تھی کہ :

حج کرنے کے لیے وہ جاتا ہے جس کا میر نہ ہو۔

حضرت خواجہ امیر حسن بن سنجری علیہ الرحمۃ نے جب اپنی مجلس میں یہ بات سنی

تو آبدیدہ ہو کر یہ مصرعہ فرمایا :

ایں رہ بسوئے کعبہ رود، آن بسوئے دوست

یعنی یہ راہ کعبہ کی طرف جاتا ہے اور وہ یار کی طرف جاتا ہے۔

ناظرین! عبارت مذکورہ میں فقرہ : حج کسے رود کہ اورا پیہر نباشد

حضرت خواجہ امیر حسن بن سنجری علیہ الرحمۃ کی مجلس میں کسی کی زبان سے نکلا ہے۔ جس کو سن کر آپ نے بڑی حسرت سے مصرعہ اس رہ بسوئے الخ پڑھا اور بلا انکار شیخ عبدالحقؒ جیسے محدث نے اس واقعہ کو نقل فرمایا۔ بتلیے ان ہر دو بزرگوں پر معترضین کا کیا فتوے ہے۔ اس سے پہلے واقعہ حضرت ابوسعید علیہ الرحمۃ کا جو ہم نے نقل کیا ہے کہ جس مرید کا ارادہ حج کو جانے کا ہوتا، حضرت ابوسعید علیہ الرحمۃ اس کو حکم دیتے کہ میرے پیروں کے روضہ پر جا کر سات دفعہ طواف کرے، حج ہو جائے گا۔ ان ہر دو واقعات میں حج فرض اور نفل کی کوئی تفصیل نہیں بیان کی گئی، مگر پہلے نزدیک ان بزرگوں کے نزدیک مراد ہر دو حج نفل ہو گا۔

دل کز طواف کعبہ کو ست وقوت یافت از شوق آن حسیم ندارد سر عباد

مذکورہ آلاؤں میں ہے کہ حضرت ابوبکر کاتبی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید تھا۔ جب وہ زرع کی حالت میں ہوا تو اس نے آنحضرتؐ کی اور کعبہ منظرہ کی طرف دیکھنے لگا۔ اسی وقت ایک اونٹ نے لات ماری اور اس کی آنکھ نکال ڈالی۔ اسی وقت اس کے شیخ کو طائف نے آواز دے کر کہا کہ اس حالت میں کہ غیبی واروات اور حقیقی مکاشفے اس پر نازل ہو رہے تھے۔ ان کے ہوتے ہوئے اس نے کعبہ کو کیوں دیکھا، لہذا اس کو تنبیہ کی گئی ہے کہ جب گھر کے مالک کا حضور ہو تو اس حضور کے ہوتے ہوئے گھر کا دیکھنا روا نہیں۔ و منم یاتیل سے

در راہ نیاز ہر دے را در یاب در کوئے حضور مقبلے را در یاب

مد کعبہ آب و گل بیک دل زرد کعبہ چہ روی برو دے را در یاب

تفسیر روح البیان جلد ۹، صفحہ ۲۲ میں ہے : ان الانسان الکامل افضل من الکعبۃ و کذا یسدا اولی من العجم۔ مراد کامل کعبہ سے افضل ہے اور اس کا اتمہ خیر اس سے افضل ہے۔

شیخ الاسلام امام عالی مقام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اسرار العلوم مجاز ص ۱۱ میں تائید ہیں۔ بسوس افضل من الکعبۃ یعنی موتی خیر سے افضل ہے۔

ان الله شرف الكعبة وعظمها ولوان عبداً هدمها حجراً حجراً ثم
احرقها ما سبلغ جرم من استخف بولي من اولياء الله تعالى .

یعنی اللہ تعالیٰ نے کعبہ منظر کو بہت بزرگی دی ہے۔ اگر کوئی شخص کعبہ کی اینٹ
اینٹ گرا کر بے حرمتی کرے پھر اس کو جلا دے تو وہ اس جرم کو نہیں پہنچتا جو
اولیاء اللہ سے کسی کی امانت کرے۔ قال الاعرابی من اولیاء اللہ قاتل المومنون
کلام اولیاء اللہ۔ اعرابی نے کہا اولیاء اللہ کون ہیں۔ فرمایا سب مومن اولیاء اللہ ہیں
(حلالہ ایضاً)

حضرت شمس تبریز قدس سرہا کھیات میں فرماتے ہیں :

| | |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| آشنا کہ کبر طلب کعبہ دویدند | چوں عاقبت الامر بمقصود رسیدند |
| از سنگ یکے خانه اعلیٰ معظم | اندر وسط وادی بے زرع بدیدند |
| رفعت دران خانه کہ بنید خدا را | بسیار جستند خدا را و ندیدند |
| چوں متکلف خانه شدند از تر تکلیف | ناگاه خطابے ہم ازاں خانه شنیدند |
| کائن خانه پرستان چہ پرستید گل سنگ | آنخانه پرستید کہ پا کاں طلبیدند |
| آنخانه دل و خانه خدا واحد مطلق | خرم دل آشنا کہ دران خانه عزیزند |

حضرت ابوعلی قلندر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

بگرد کعبہ کے گردم کہ روئے یار من کعبہ
کنم طواف میخانه بہ بودسم پائے مستان را

حضرت مولانا جامی قدس سرہا السامی تحفہ احرار میں اپنے شیخ کے مقام کو حریم
شریفین کا ثانی قرار دیتے ہیں :

رقعہ او نور دو ہم سواد
بقعہ او ثانیے خیر ابلاد

قال الصائب رحمہ اللہ تعالیٰ

اں بہ کہ بگرد دل درویش کند طواف
اں را کہ میسر نشود حج پیادہ

تحت

ضمیمہ

یہ مختصر ضمیمہ از فقیر حقیر ناپسند محمد عبد الغفر نیز نقشبندی مرتضائی تقریری صرت اس
عزم سے لکھا جاتا ہے کہ چونکہ ہمارے سلسلہ عالیہ پر ہمارے بعض ضعیف بھائی بھی کسی
وجہ سے اعتراض کر دیتے ہیں، لہذا بطور الزام ان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ ان کے پیران
علم کے حق میں جو کچھ ان کے عقیدت مندوں نے لکھا ہے اس کو بغور مطالعہ کر کے پھر
کسی پر اعتراض کریں۔ واپس دیوبندیہ کے اکابر کے چند حوالہ جات بھی لکھے جاتے ہیں
تا کہ سب کو بھولائے۔ ایں گناہیت کہ در شہر شہانیز کشند۔ اعتراض کا موقع نہ مل سکے۔
یہ خاکسار اور میرے یار طریقت مولانا مولوی علی محمد صاحب مرتضائی سکندر کھر پیر علاقہ تھوکی
زمانہ طالب علمی میں موضع لکھو کے ضلع نیروز پور منچن آباد ریاست بہاول پور حصار اور
سہارن پور دیوبند وغیرہ میں بغرض تعلیم بہت عرصہ تک واپسی اساتذہ سے تعلیم حاصل
کرتے رہے۔ یہاں تک کہ واپسی عقیدہ دل میں راسخ ہو گیا۔ مگر کار دو عالم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ صرت زبان سے تھا۔ دل محبت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے بالکل خالی تھا۔ اولیاء اللہ و بزرگان دین کی فضیلت کا اقرار صرت زبانی اور منافقانہ
تھا۔ دل سے دشمنی تھی۔ اپنے وطن مانوت کی طرف مراجعت کے بعد تبلیغ و مابیت پر
کم بازمی۔ شب و روز اہل ایمان کو بے ایمان کرنے کا فکر دامن گیر تھا۔ اسی دوران
میں حضرت پیر و مرشد خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب و امت برکاتیم سجاد نشین آستانہ
عالیہ قلعہ شریف موضع کھر پیر میں تشریف لائے۔ ہم خود تو کسی وجہ سے میدان میں نہ
نکلے، اپنے اساتذہ کو بلایا اور حضرت خواجہ عالم و امت برکاتیم سے مجمع عام میں مناظرہ کر لیا۔

اسی نفاق آج کل دیوبندی واپسوں کے لیے ذریعہ تبلیغ دیوبندیت ہے۔ نقشبندی قادری چشتی
سمرودی ہونے کا دعویٰ کہہ کے کئی ایک سید سے سادے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور سجاد نشین حضرات
اس طرف توجہ نہیں فرماتے۔ یہ دیوبندی مولوی عسکریں بھی شامل ہوتے ہیں۔ گیارہویں شریف کا حکام بھی
کھا لیتے ہیں۔ مگر ایک عرصہ کے بعد اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور کسی نہ کسی کو گمراہ کر دیتے ہیں۔

ہمارے اساتذہ کو شکست فاش ہوئی۔ کسی قدر نور ہدایت دل میں چمکا۔ تب قریب عرس مبارک شیعہ المشائخ خواجہ خواجگان وسیلہ بے کسان در دو جہان حضرت خواجہ غلام نقیہ فنا فی الرسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہونے کا موقع ملا۔ قلندر پاک کی ایک ہی نظر عنایت نے دیانت کی ضلالت کے گڑھے سے نکال کر ایک خطہ میں نور ہدایت سے مالا مال کر دیا ہے

قابض از رسم و رو گبر و مسلمان کردی
مہر شد اگر تو گروم کہ پد احسان کردی

مولوی اسماعیل دہلوی کتاب صراط مستقیم لکھ کے منظر ۱۱ پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو قبلہ ارباب تحقیق و کعبہ اصحاب تہذیب لکھتا ہے کیا اس قبلہ و کعبہ سے مراد وہی ہے جو کعبہ ابراہیمی سے ہے۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی اپنے دیوان کے صفحہ ۵ پر یہ شعر لکھتا ہے

گفت نواب غزل در صفت سنت تو سرور دیں صلہ قبلہ پاکان بدوے

دیکھیے اس شعر میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبلہ کہہ کر پکارا ہے اور مدح و تعظیم کی ہے۔

مولوی اشرف علی نے بخشی زیر دست وغیرہ میں بہت جگہ الفاظ جناب والہ صاحب قبلہ و کعبہ کو یمن و کعبہ دارین۔ قبلہ ام۔ قبلہ و کعبہ فرزند ان لکھے ہیں۔

مولوی محمود الحسن دیوبندی مولوی رشید احمد کے مرثیہ میں لکھتا ہے

خواجه دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

یہ کتاب عند الوابیہ بہت مستحب ہے۔ مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اخبار احمدیہ

امت سمی اپنے رسالہ تکذیب الکفرین صفحہ ۱۵ پر لکھتا ہے

کہ یہ کتاب تصوف کی بہترین کتاب ہے۔ اس میں حقائق اور معارف شریعہ

ایسے بھرے ہیں کہ سبحان اللہ۔

اس شعر میں ایک عیب لطیف ہے وہ یہ کہ رب تعالیٰ بجائے پوچھتے ہیں کہ ہم روحانی و جسمانی یعنی دینی و دنیاوی حاجات کہاں لے جائیں۔ کوئی پوچھے کہ جس خدا سے پوچھتے ہو کیا وہ تمہاری حاجتیں روا نہیں کر سکتا؟
منظر ۹ پر لکھتے ہیں

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

بے مزا آپ کی جانب تو بعد ظاہری کیا ہے

ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی
تمہاری توحید انور کو دے کر طور سے تشبیہ

کہوں ہوں بار بار ان فی مری دلیلی بھی نادانی
زبان پر اہل ابہوا کی ہے کیوں اعلیٰ ہل شاید

اٹھا عالم سے کوئی ہائے اسلام کا ثانی

منظر ۱۰

اس شعر میں مولوی رشید احمد کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثانی کہا گیا ہے۔ انبیاء باللہ۔

مولوی ثناء اللہ اہل حدیث امت سمی آنحضرتی اخبار اہل حدیث ۱۹ جون ۱۳۲۱ء میں لکھتے ہیں۔ معین حاجی واپسی پر سخت دل ہرجالتے ہیں۔

بن ماں کے جتنے بچے ہیں پاجی سے ڈرتے ہیں

ہم سے جو کوئی پوچھے تو مابھی سے ڈرتے ہیں

بفضلہ

سب دیوبندیوں کے پیروم شد حضرت حاجی املا اللہ صاحب مباحر کی رحمۃ اللہ علیہ گزرا عرضت ص ۲۱ پر رقمطراز ہیں

رفتہ یوں بلکہ بوس کوئے تو کرم

دیم رُخ کعبہ ذکر روئے تو کردم
حُرابِ حرم گرچہ برپیشِ نظر مشد
من سجدہ دے درخِ ابروئے تو کردم

کئی سال ہوئے دیوبندی دیوبندوں نے مرکزی دارالافتاء بریلی کے مفتی اعظم کو دھوکا دے کر ہم پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ جب ہماری طرف سے جواب نکلا تو عکلم چناں حضرت اندک کہ گوئے مرد اند۔ ایسے غلوکش ہوئے کہ صدائے برنخواست امید ہے کہ حوالہ جات مذکورہ بالا سے اب وہ بھی عبرت حاصل کریں گے۔

تڑپ جاتے ہیں دل سن کر وہ ہے طرزِ بیاں میری
کلیجہ تمام نو پہلے سُنو پھر داستان میری
وہ تھقے اور ہوں گے جن کو سُن کر ٹیند آتی ہے
تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سُن کر داستان میری

شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں :

عاجیو آؤ شہنشاہِ کار و رضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کیسے کا کعبہ دیکھو
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
عشاقِ روضہ سجدہ میں گر ہوئے حرم جھکے
ہم گر د کعبہ پھرتے تھے کل تک ادراج نہ
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہفت کدھر کی ہے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے
ہم پر نشان ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

سے بارہ نسبت ہر اک کعبہ مغل نے مقبولانِ بادشاہ عزت گدایاں سرکارِ رسالت کے گرد طواف کیا ہے۔ حدیث میں ہے: مسلمانوں کی حرمت اللہ کے نزدیک کعبہ منظر کی حرمت (ہجاری)

اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف
ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :-
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف در والا پیچھا
اور پروانے جو ہیں ہوتے ہیں کعبہ پر نشان
شیخ اک نو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیسرا

شیخ الحدیث حضرت مولانا شاہ دیدار علی صاحب قدس سرہ الوری
ثم لاہوری اپنے دیوان میں فرماتے ہیں :-
کے بود یارب کہ طوت گنبد خضر اکرم از دل و جاں بدیہ آل سید بطحی اکرم

جملہ عالم رد کعبہ آورند کعبہ راقبہ بسوئے کوئے تو

ایک پرسی زدنیم دینم از دینہا جداست
قبل من روئے جااں کعبہ من کوئے دوست
از نمازم نیست مطلب جز تماشا ہے
میر دم در اشتیاق افلاں و خیراں کوئے دوست

ص

حاشیہ پرستہ از گزشتہ : سے ہے مفظ ص ۱۰۰ بعضی حاشیہ ۔

آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا وبالفضل اولنا مولوی محمد احمد صاحب

خطیب مسجد وزیرخان و صدر جمعیتہ العلماء پاکستان

اپنے اردو دیوان میں فرماتے ہیں :-

سنگ میخانہ پہ سجده اور شکرانہ رہے اس پہ یہ دل جان جاں بس تیرا شانہ رہے
حسن مطلق کی قسم کعبہ کلیسا ہیں فنون ان کی صورت سے یہ دل گر اپنا بیت خانہ رہے

ہو جانا میر مجھے اس در کا جو سجده قبلہ کا کبھی میں تو طلب گار نہ ہوتا
مزد محبوب مجھ کو کیا غرض بیت خانہ سے واعظایں خیر کعبہ میں بھی ہوتا عبادوں کا

قبلہ عالم حضرت پر جماعت علی شاہ صاحب انوار الہدیٰ محدث علی پوری کے متعلق

آپ کی سرپرستی میں رسالہ انوار الصوفیہ نکلتا تھا جس کے متعلق آپ کا ایک دفعہ فرمان
شائع ہوا تھا کہ فقیر کے یاران فریقیت میں جو آدمی اردو کلمہ پڑھ سکتا ہے اسے لازم ہے کہ رسالہ انوار الصوفیہ
منزور طریقہ کرے اور پڑھے اور جو اندوہ پڑھنے والا اس رسالہ کو نہ پڑھے گا اس سے فقیر کا کوئی تعلق
نہیں۔ (انوار الصوفیہ بابت مئی جون ۱۹۷۷ء)

نجات الانس اور تذکرۃ الاولیاء سے حضرت ابو سعید قدس سرہ کا جو واقعہ حضرت
خواجہ عالم دامت برکاتہم نے نقل فرمایا ہے۔ اس کو نقل فرمانے کے بعد کہتے ہیں کہ مریدان
کامل اپنے پیر کی خاک کو قبلہ و کعبہ اپنا سکتے ہیں اور کیوں نہ سمجھیں کہ وہاں سے فیض حقیقی
عشق محبت الہی کا پاتے ہیں جس کو ایسا عشق پیر نصیب ہو وہ بڑا خوش نصیب ہے
(بلغم انوار الصوفیہ جلد ۵ ماہ اپریل نمبر ۱۹۷۸ء)

جلد ۵ نمبر ۳ بابت ماہ جنوری ۱۹۷۹ء میں ہے :-

قبلہ عالم ست مرشد نا طاعتش بہ ز صد ہزار منار
فلاہوں کو تیرے ہے گویا مدینہ علی پور سیدال جماعت علی شاہ

بابت ماہ ستمبر ۱۹۷۸ء میں ہے :-

مدینہ بھی مطلب مقدس ہے علی پور بھی

ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

بابت نومبر و دسمبر ۱۹۷۸ء میں ہے :-

سرکار علی پور بھی ہیں شاہ مدینہ پرواز ساں وہ عشق محمدیہ فنا ہیں

سوال ج یہ عشر میں جو پوچھیں گے تو کہہ دوں گا

میں زائر ہوں علی پور کا علی پور دنیا شاہ نا

انور علی پوری

حضرت میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ العزیز شرف پوری

حسب ذیل رہائی پڑھا کرتے تھے :-

نہ ز عشق ہر دم نے گزایم نے بہ پیش قبلہ دوئے محسنہ

سجود عشق بازاں است ہر دم بہ محراب دو ابروئے مسند

حیات جاوید ص ۹۲

ایک دفعہ آپ (حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ میں شاہی مسجد

لاہور میں گیا۔ وہاں ایسا معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ میرے پاس آ گیا ہے۔

حیات جاوید ص ۹۲

حضرت میاں صاحب نے ج نہیں کیا آپ کی سخاوت دنیا مٹی ستر ہے۔ جس میں تعمیر گزائیں مسکن

و غریب و بیگانہ کی پرورش فرمائی۔ مگر عاری تھا جس سے ثابت ہے کہ یہ اعمال صالحہ اور

سخاوت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے نزدیک افضل تھے اور آپ کے بعض متقین کا یہ خیال

کہ آپ پر حج فرض نہ تھا غلط ہے۔ (جلدی ہے)

کتاب مذکورہ الاولیٰ نقشبندیہ المعروف بہ سیرت پاک شیرازیہ مصنف محمد امین صاحب شہر قیوری کے صفحہ ۶۸ پر مرقوم ہے کہ حضرت قیوم ثانی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے فرمایا کہ میں بعد نماز فجر سابقہ میں بیٹھا تھا کہ ایسا معلوم ہوا جیسے ساری مخلوق مجھے سجدہ کر رہی ہے۔ بہت حیران ہوا، پھر یہ عجیب کھلا کہ کعبہ میری ملاقات کو آیا ہے اور مجھے گھیر لیا ہے۔ اس لیے ہر شخص جو کعبہ کو سجدہ کرتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

صفحہ ۱۳۰ میں قاضی احمد دہلوی علیہ الرحمۃ کے حالات میں لکھا ہے کہ ان کو ایک دفعہ بشارت ہوئی **أَنْتَ رَسُولٌ** یعنی تو رسول ہے۔ انھوں نے استاد سے پوچھا، انھوں نے تو بیخ فرائی کہ آپ اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں کامل ہوں گے۔

کتاب مذکورہ کا مصنف محمد امین علوم عربیہ سے بالکل ناواقف ہے اس کتاب میں بہت واقعات غلط اور بے ثبوت لکھے ہیں۔ صفحہ ۶۹۹ میں لکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظم داماد گنج بخش صاحب کے گردیدہ تھے حضرت باقی باللہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایسے بزرگانِ عظام بھی حضرت کے فیض یافتہ ہیں۔

ہیں حضرت داماد گنج بخش قدس سرہ العزیز کی بزرگی اور کمال سے انکار نہیں مگر واقعہ مذکورہ چونکہ غلط اور بلا دلیل ہے اس لیے قابل تسلیم نہیں، غوث پاک کا آپس پر گردیدہ ہونا اور حضرت باقی باللہ و مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کا آپ سے فیض یاب ہونا کس تصوف کی معتبر کتاب سے ثابت ہے۔ ہم تبلیغ دین کے لیے اس کو محض اہل حق

حاشیہ پوسٹہ انگزشتہ: مولیٰ ابراہیم صاحب تصوی کتاب خزینہ معرفت ص ۲۴ پر لکھتے ہیں کہ کو ایک دفعہ حضرت میاں صاحب نے مجھے چار صد روپیہ دیا اور اس زمانہ میں اتنی رقم سے راج ہو سکتا تھا۔ ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے راج بہ سبب سخاوت کے فرض ہونے نہ دیا ہو۔ اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ سخاوت اور قربانیاں پروردی آپ کے نزدیک سچ سے محبوب تر تھی اور نہ کوئی وجہ نہیں کہ آپ حج نہ کرتے۔

ثبوت دے کر منہ مانگا انعام حاصل کریں یا اس مضمون کو واپس لیں کہ اس میں ان ہر سہ بزرگانِ دین کی توہین ہے، جن کی ایک نگاہ پاک سے لاکھوں قلوب لاقطاب پیدا ہوئے۔ ان کا آپ سے فیض یاب ہونا اگر عالم کشف میں ہے تو محمد امین صاحب کسی معتبر کتاب سے اس کا ثبوت پیش کریں عہ اور اگر ظاہر میں ہے تو بہ سبب تفاوت زمانہ بدیسی البطلان ہے اور مثل مشہور ملاوہ کشف و کرامات در فن تارخ ہم کما لے دارند مصنف پر صادق آتی ہے عہ اور کشف متفہ طور پر حجت بھی نہیں۔

اسی طرح کتاب مذکورہ کے صفحہ ۵۶ پر ایک اور غلط واقعہ لکھا ہے کہ حضرت میاں غلام اللہ صاحب المعروف میاں صاحب ثانی دامت برکاتہم نے فن طب کھی محمد اسماعیل صاحب مرحوم سے جو شرق پور میں ان دنوں مشہور حکیم تھے حاصل کیا اور ذاتی مطلب کھول دیا۔ یہ واقعہ بالکل غلط ہے، بلکہ اس کے برعکس ہے۔ ابھی کئی دیکھنے والے بقید حیات ہیں۔ حضرت میاں صاحب ثانی مدظلہ کا مطلب حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد مبارک کے بالکل قریب جانب شمال واقع تھا۔ حضرت میاں صاحب ثانی نے نہیں، بلکہ کھی محمد اسماعیل صاحب نے فن طب میں حضرت میاں صاحب ثانی سے تجربہ اور مہارت حاصل کی، گویا کھی صاحب بہ حیثیت شاگرد آپ کے مطلب میں کام کرتے تھے۔ محمد امین صاحب حضرت میاں صاحب ثانی مدظلہ سے اس کی تصدیق کرا دیں تو سچے ہیں، پس جس طرح بلا تحقیق یہ واقعہ غلط تحریر کر دیا ہے، اسی طرح اس سے پہلا واقعہ بھی بالکل غلط اور بے ثبوت ہے، جس کا قائل آج تک کوئی بھی صوفی نہیں ہوا۔ اس میں خاندان نقشبندیہ کی خفت اور توہین ہے۔ اکابر نقشبندیہ پر ایک گستاخانہ جملہ ہے، کوئی سلیم الحواس نفس بندی اس کو قائل نہیں ہو سکتا۔ ہم حضرت میاں صاحب ثانی دامت برکاتہم کی خدمت میں پُر زور دلیل کرتے ہیں کہ یا تو محمد امین صاحب سے ہر دو واقعات مذکورہ بالا کا ثبوت طلب کریں جو وہ کھی پیش نہیں کر سکتا یا اس کو اپنی اس غلط تحریر سے رجوع کرنے پر

مجموعہ کریں۔ ہم نے بطور نمونہ یہ دو واقعات لکھے ہیں جو حکیم القیسی یدل علی الکثیر کوئی ہیں، در نہ کتاب تذکرہ اور خزانہ میں کئی ایک ایسے واقعات ہیں جن سے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بے حد توہین ثابت ہوتی ہے۔

خود حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ غنیۃ الطالبین صفحہ ۶۹۵ میں فرماتے ہیں اذ ازل ان سیادب لشیخ ان یكون له ايمان وتصديق واعتقاد ان لا احد في تلك الدیار اولی منه حتی ینتفع به یعنی جب مرید از روئے صدق و ایمان و اعتقاد پیر سے ادب لیکننا چاہے تو یہ خیال کرے کہ زمانے میں میر سے پیر سے افضل کوئی نہیں، یہاں تک کہ نفع پائے۔

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ اپنے اپنے مشائخ عظام کو افضل سمجھنا پہلا ادب ہے کہ مرید اس کے فعلات اعتقاد رکھے تو پیر سے کبھی فیض یاب نہیں ہوگا۔

سید الطائفہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوبات شریف مکتوب دویست و ہشتاد و کم میں ارشاد فرماتے ہیں :

ساکن را باید کہ مہترم طریق شیخ خود باشد و بطریق مشائخ دیگر اتفاقات نہ کند۔ یعنی ہنس نہ لگنا چاہیے کہ اپنے شیخ کے طریق کا مہترم رہے اور دوسرے مشائخ کے طریق کی بات نہ کہے۔

مسنن تذکرۃ المشائخ کتاب سیر الاقطاب سے لاتے ہیں کہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی انجیری رحمۃ اللہ علیہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی بات کے واسطے گوشہ چاہیے۔ چلو خلوت میں تم کو کچھ فیض یاب کریں تو حضرت خواجہ انجیری علیہ الرحمۃ نے عرض کیا کہ خلوت میں جانے سے مجھے اپنے پیر کی غیرت مانع ہے اند میں اپنے پیر کو سب سے افضل جانتا ہوں۔ یہ سن کر آپ خاموش رہے۔

مشائخ عظام ہر چار سلاسل کا اس پر اتفاق ہے کہ اپنے مشائخ کی افضلیت کا

قابل ہونا طریقت میں پہلا ادب ہے۔

حضرت خواجہ غلام فرید چشتی قدس سرہ العزیز چاہسٹل علیہ السلام اپنے دیوان میں لکھتے ہیں :

میداکبرہ قبل مسجد منبر معصیت سے قرآن دی توں

میدے قرمن فریغے حج زکواتاں موم و صلوات اذان دی توں

۱۰۲

عاجت نہ موم و صلوات دی خواہش نہ حج زکوات دی

چاہت نہ ذات صفات دی بک شان وحدت بی مرک

۱۰۳

کوٹ مشن ہے قبل کبرہ ظاہر نور عرفان آیا

۲۱

چاہسٹل دانگ مذہب جاتم نے کوٹ مشن بیت اللہ

رنگ بنا بے رنگی آیا کیتم روپ حبسلی

ظاہر دے دھیر مرشد مادکی باطن دے دھیر اللہ

نازک مکھڑا پیرفسد یا سالون ڈسدا ہے وجہ اللہ

۲۲

مسئلہ بیعت

جناب مولانا مفتی محمد عبد العزیز صاحب مدظلہم العالی (رحمۃ اللہ علیہ)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیعت کے لیے ہاتھ میں ہاتھ دینا ضروری نہیں صرف دلی ارادے اور نیت کر کے سے ہی بیعت ہو جاتی ہے۔ کیا یہ درست ہے ؟

بیسوا و توجسروا

حاکم حنفیہ رحمہ اللہ

فہرست کتب خانہ نقشبندیہ رضائیہ

- ① تحقیق الوجد : مضمون نام سے ظاہر ہے تصنیف خواجہ عالم حضرت پیر نور محمد صاحب قناتی الرسولؑ — ہدیہ
- ② حجت ربانی : یعنی مسئلہ علم غیب کا فیصلہ بحوالہ مولوی عبد الشکور لکھنوی و مولوی حسین علی موضع دان پھر ان ضلع میانوالی تصنیف حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب قناتی الرسولؑ نقشبندی رضائی۔ ہدیہ
- ③ ظہور الصفات فی جمیع الموجودات : یعنی مسئلہ وحدت الوجود کا براہین قاہرہ سے قلمی اور مصحیح فیصلہ کر کے محمدین کا دل کیا گیا ہے۔ بمعہ تصدیقات علماء کرام و مشائخ عظام ہند و پاکستان تصنیف حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب قناتی الرسولؑ نقشبندی رضائی۔ ہدیہ
- ④ توثیق الابحاث لصلوٰۃ المستغاث : یعنی درود مستغاث شریف کا اردو ترجمہ اور تشریح جس میں مسئلہ حاضر ناظر نور علم غیب استدلالہ خدا یا رسول اللہ کو براہین قاہرہ سے انتہائی عمدگی کے ساتھ مل کیا گیا ہے تصنیف حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب قناتی الرسولؑ — ہدیہ
- ⑤ مجمع البحرین : یعنی درود مستغاث شریف مترجم و تصدیقہ برودہ مبارک بمعہ ترجمہ منظوم پنجابی از حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ قناتی الرسول رضی اللہ عنہ — ہدیہ
- ⑥ جہام صہبائے عشق : حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ قناتی الرسولؑ کی شان میں منتخب شعراء کا مدحیہ کلام۔ ہدیہ
- ⑦ ایک سو ایک احادیث بمعہ سلیس اردو ترجمہ (۸) ایک سو ایک اقوال (۹) قدم بوسی